106389-نانی کی مقروض ہے کیا یہ رقم نانی کے علاج معالجہ پر خرچ کی جا سکتی ہے

سوال

میری نانی نے مجھے کچھ رقم بطور قرض دی اوراس کے بعد بیماری کی بنا پر ان کے جسم کا آدھا حصہ مفلوج ہوگیا اب انہیں علاج معالجہ اور لباس و پیمپرز وغیرہ کی ضرورت ہے کیا میں نانی کا قرض ان کے علاج معالجہ پر صرف کر کے ادا کر سکتی ہوں، میری والدہ نانی کی دیکھ بھال کر یگی کیا میں اسے بھی دیکھ بھال کے پیسے دے سکتی ہوں اور یہ قرض کی رقم سے کاٹ لی جائے تو کیا جائز ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو بطور قرض کچھ رقم دے تو وہ قرض کی
ادائیگی سے قبل اس میں سے بطور ہدیہ یا کوئی فائدہ کی شکل میں کچھ بھی لینے کا حق
نہیں رکھتا، لیکن تین حالات میں لے سکتا ہے :

پہلی حالت :

یہ کہ وہ چیز قرض سے قبل عادت اور رواج ہو.

دوسری حالت :

وہ بطور ہدیہ اس نیت سے لے کہ وہ اسی طرح کی چیز واپس کریگا.

تیسری حالت :

وہ اسے لے کر اسے قرض میں شمار کرے.

مثلا اگر آپ کی نانی یا دادی کے ایک ہزار ریال ہوں اور آپ اسے
ایک سو ریال کی کوئی چیز پیش کریں اور قرض حاصل کرنے سے قبل آپ کی اپنی نانی کے ساتھ
یہ عادت نہ تھی، تو پھر صرف واپس کرنے کی نیت سے ہی لے سکتے ہیں یا پھر اسے قرض میں
شامل کرلیں تو پھر باقی نو سو ریال قرض رہ جائیگا.

زاد المستقنع میں درج ہے :

"اگر قرض خواہ شخص کے لیے قرض کی ادائیگی سے قبل کوئی ایسی چیز
پیش کرے جس کی عادت اور رواج نہ ہو تو یہ جائز نہیں، لیکن اگر وہ اسے اس جیسا بدلہ
دینے یا پھر اسے قرض میں شامل کرنے کی نیت رکھتا ہو تو ٹھیک ہے.

اور کشاف القناع میں درج ہے :

"اور اگر مقروض شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس میں قرض خواہ کا
فائدہ ہو یعنی قرض ادا کرنے سے قبل کوئی ہدیہ دے تو یہ جائز نہیں، جیسا کہ اوپر
بیان ہوا ہے جب تک قرض خواہ شخص اسے قرض میں شامل کرنے کی نیت نہ کرے یا اسے اس
جیسا ہدیہ دے.

یعنی اس میں فائدہ ہو تو جائز ہے، لیکن اگر یہ ان کی آپس میں
عادت چل رہی ہو کہ وہ ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہوں تو جائز ہے.

کیونکہ انس رضی اللہ تعالی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ :

جب تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو قرض دے تو اسے ہدیہ دیا جائے، یا
اسے سواری کی پیش کش کی جائے تو وہ اسے قبول مت کرے اور نہ ہی سوار ہو، لیکن اگر
ان دونوں کی پہلے سے عادت ہو تو پھر کوئی بات نہیں"

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کلام کی گئی ہے
" انتہی

دیکھیں : کشاف القناع (318/3).

دوم :

اگر آپ کی نانی کو علم نہیں کہ اس حالت میں اسے آپ کے ہدیہ اور
خرچ کو قبول کرنے سے رکنا لازم ہے، یا پھر وہ یہ خیال کرتی ہو کہ آپ جو کچھ کر رہی
ہو وہ صلہ رحمی اور حسن سلوک میں شامل ہوتا ہے تو پھر آپ اس نفقہ اور اخراجات کو
نانی کے علم کے بغیر اسے قرض میں شامل نہیں کر سکتی، بلکہ اس سے اجازت لینا یا پھر
اس کے علم میں لانا ضروری ہوگا، اگر وہ آپ کو اس کی اجازت دے دے اور آپ کو اپنی
ضرورت کی اشیاء خریدنے کی وکیل بنائیں تو پھر اسے قرض میں شامل کرنے میں کوئی حرج
نہیں.

لیکن اگر وہ اجازت نہیں دیتی تو پھر قرض اسی طرح اور اتنا ہی
باقی رہے گا، اور آپ کو نانی کے ساتھ حسن سلوک کرنے یا ترک کرنے کا اختیار حاصل
ہوگا۔

آپ کے علم میں ہونا ضروری ہے کہ انسان کو ایک حسن سلوک کرنے والے
کے روپ میں ظاہر ہو کر اس کے مال سے ہی خرچ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ تو دھوکہ میں
شامل ہوتا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے نانی اپنا مال علاج معالجہ میں نہ لگانا چاہے، اور
کبھی کبھار ڈاکٹر کے پاس جانا اختیار کر کے اپنا مال محفوظ رکھنا چاہتی ہو۔

لہذا آپ کے لیے صحیح اور احتیاط اسی میں ہے کہ آپ نانی کو اس کا
مال واپس کریں، خاص کر جب وہ ایسی حالت میں ہے جس میں اسے مال اور اخراجات کی ضرورت
ہے، اور اگر آپ قرض واپس نہ کر سکتی ہوں یا پھر قرض کی رقم زیادہ ہو تو آپ اسے قسطوں
میں واپس کر سکتی ہیں، اب آپ جو طریقہ اختیار کرنا چاہیں کر لیں، یا پھر نانی سے
اجازت حاصل کریں۔

یہاں آپ کو یہ تنبیہ کریں گے کہ اگر نانی کے پاس ضرورت کے مطابق
مال نہیں اور اس کا کوئی اور قریبی رشتہ دار نہیں تو پھر استطاعت رکھنے والے نواسے
نواسی پر نانی کا نفقہ واجب ہوگا، یا اس پر جو نانی کا قریب ترین رشتہ دار ہے، لیکن
فقیر اور تنگ دست شخص پر یہ نفقہ واجب نہیں ہوگا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" دادے دادی اور نانے نانی چاہے اس سے بھی اوپر والی نسل میں ہوں
اور اولاد کی اولاد چاہے جتنے بھی نیچے نسل میں ہوں پر نفقہ کرنا واجب ہے، امام
شافعی اور ثوری اور اصحاب الرائے کا یہی قول ہے "

پھر کہتے ہیں :

اس نفقہ کے واجب ہونے کی تین شروط ہیں :

پہلی شرط :

وہ فقیر و تنگ دست ہوں اور ان کے پاس مال نہ ہو اور نہ ہی ان کی
کوئی آمدنی ہو جو اخراجات کے لیے کافی ہو . . .

دوسری شرط :

جس پر ان کا نفقہ واجب ہوتا ہے اور وہ اس پر خرچ کریں تو یہ ان
کے اپنے نفقہ سے زائد مال میں سے ہو...

تیسری شرط :

نفقہ کرنے والا شخص وارث ہو؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور وارث پر بھی اسی طرح ہے} البقرۃ(233).

پھر انہوں نے ان رشتہ داروں کے حال کا ذکر کیا ہے جو وارث نہیں
بنتے، ان میں سے ہمیں درج ذیل کی ضرورت ہے :

"قریبی رشتہ دار کسی ایسے رشتہ دار سے کی بنا پر محجوب ہو جو اس
سے بھی زیادہ قریب رشتہ دار ہے، تو دیکھا جائیگا کہ اگر قریب تر رشتہ دار مالدار ہے
تو نفقہ اس پر واجب ہوگا، اور محجوب شخص پر کچھ نہیں؛ کیونکہ قریب تر رشتہ دار
وراثت کا زیادہ حقدار ہے، اس طرح نفقہ کا بھی وہی حق رکھتا ہے وہی نفقہ کریگا.

اور اگر قریب تر رشتہ دار تنگ دست ہے اور دوسرا نفقہ برداشت کرنے
والا اصل یا فرع میں سے ہو تو آسودہ حال شخص پر نفقہ واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ طبع مکتبہ ھجر(11/374–376).

واللہ اعلم.